144

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

یوم دوشنبہ

جلد ۳۳ | ۱۵ ماہ اخاء ۱۳۲۴ھش - ۸ ذوالقعدہ ۱۳۶۴ھ | ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۵ء | نمبر ۲۴۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ ماہ اخاء۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کل شام کو بذریعہ کار لاہور تشریف لے گئے۔ حضور کے ہمراہ سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول اور سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ حرم رابع بھی تشریف لے گئے ہیں۔ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب بھی ہمراہ ہیں۔

- حضرت مولوی شیر علی صاحب بروز جمعہ یہاں تشریف لائے۔ اور کل شام کی گاڑی سے واپس لاہور بغرض علاج تشریف لے گئے ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

- حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت تاحال ناساز ہے ابھی ضعف ہے احباب دعائے صحت کریں۔

- کل ۴½ بجے شام کی ٹرین سے شیخ نور احمد صاحب منیر مولوی فاضل واقف زندگی تحریک جدید اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے عازم فلسطین ہوئے۔ ایک بہت بڑا مجمع اپنے مجاہد بھائی کو رخصت کرنے کیلئے سٹیشن پر موجود تھا۔ مولوی صاحب موصوف نے تمام دوستوں سے مصافحہ کیا۔ اور حضرت مولوی شیر علی صاحب نے مجمع سمیت لمبی دعا فرمائی۔ کئی احباب نے پھولوں کے ہار اپنے مجاہد بھائی کے گلے میں ڈالے اور نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان رخصت کیا۔ احباب اپنے مجاہد بھائی کے بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچنے اور اپنے مقاصد میں کامیاب ہونے ...

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ حقیقت کی تصدیق

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر چڑھانے کے متعلق ایک نیا انکشاف

(از ایڈیٹر)

حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو صدیوں سے بجسد عنصری زندہ اور حوائج انسانی سے منزہ سمجھنا ایک ایسا مشرکانہ عقیدہ ہے۔ کہ جس نے اسلام اور مسلمانوں کو بے حد دینی و دنیوی لحاظ سے نقصان پہنچایا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جب خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسلام کے احیاء اور مسلمانوں کی اصلاح و ترقی کے لئے موجودہ زمانہ میں مبعوث فرمایا۔ تو آپ نے اس غلط عقیدہ سے مسلمانوں کو باز رکھنے کے لئے انتہائی کوشش فرمائی۔ اور خدا تعالےٰ نے بھی ایک طرف تو آپ کو ایسے ایسے زبردست عقلی اور نقلی دلائل القاء کئے۔ اور خاص علوم اور کشوف کے ذریعے حقیقت بتائی۔ کہ جس کے مقابلہ میں کوئی نہ ٹھہر سکا۔ اور دوسری طرف ایسے تاریخی انکشافات کئے۔ کہ جن سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا صلیب سے بچکر طبعی موت سے وفات پانا ثابت ہو گیا۔ چنانچہ کشمیر کے محلہ خانیار میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی قبر کا پتہ ملنا اسی رنگ کا ایک بہت بڑا انکشاف ہے۔

حال میں لنڈن کے ایک با اثر اخبار "ڈیلی ہیرلڈ" کے نامہ نگار مقیم بیت المقدس کا ایک مضمون اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے "ایک مکان کی بنیاد کھودتے ہوئے عربوں کو زمین سے زمانہ قدیم کے اہم تاریخی نوشتے ہاتھ آئے ہیں۔ جو تاریخ اور مذہب کے اعتبار سے بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ یقین کیا جاتا ہے کہ ان میں سے ایک تحریر ایسے شخص کی لکھی ہوئی ہے۔ جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے صلیب پر چڑھائے جانے کے واقعہ کا عینی شاہد تھا۔ اس تحریر میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے صلیب پر چڑھائے جانے کی عینی شہادتیں موجود ہیں۔" ڈیلی ہیرلڈ کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ یہ نوشتے حضرت مسیح کو صلیب دیے جانے کے بعد چند ہفتوں کے اندر اندر لکھے گئے تھے۔ اور اس لحاظ سے یہ سب سے پرانی دستاویزات ہیں۔ اب تک اس واقعہ کے متعلق سب سے پرانی معلومات جن تحریروں سے ملتی ہیں وہ ایک صدی بعد کی ہیں۔ اور ان کے صحیح ہونے میں بھی کلام ہے۔

یہ تحریریں جو صاف یونانی زبان میں لکھی ہوئی ہیں بیت المقدس کے باہر بیت اللحم کو جانے والے راستہ میں ایک مقبرہ کے اندر چار پتھر کے صندوقوں میں رکھی ہوئی پائی گئی ہیں۔ ان میں بڑے دردناک اور پُر اثر طور پر حضرت مسیح کے واقعہ صلیب پر اظہار افسوس کیا گیا ہے۔ ان تحریروں کا معائنہ ہبرو یونیورسٹی کے پروفیسر ایلازا کی نگرانی میں کیا جا رہا ہے۔ پروفیسر ایلازا نے میرے سامنے اس بات کا اعتراف کیا۔ کہ یہ ایک نہایت اہم انکشاف ہے۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ ہبرو یونیورسٹی اس سلسلے میں ایک مفصل بیان شائع کرے گی۔ (نوائے وقت ۸ اکتوبر و شہباز ۱۱ اکتوبر)

ان پرانی دستاویزات کے متعلق نہایت ہی مختصر طور پر ابھی تک جو بیان کیا گیا ہے۔ کہ ان میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے صلیب پر چڑھائے جانے کی عینی شہادتیں موجود ہیں۔ اس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیش فرمودہ اس صداقت کا ایک بہت بڑا تاریخی ثبوت بھی مہیا ہو گیا۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو صلیب پر چڑھایا ضرور گیا تھا۔ اور غیر احمدی علماء کے اس وہمی اور خیالی عقیدہ کی تردید ہو گئی۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام یہودیوں کے ہاتھ ہی نہیں آئے بلکہ خدا نے اس مکان کی چھت پھاڑ کر جس میں انہیں بند کیا ہوا تھا۔ ان کو آسمان پر اٹھا لیا تھا۔ اور وہ آج تک آسمان پر زندہ کہاں کہاں موجود ہیں۔

اس بارہ میں تفصیلی طور پر ذکر تو اس وقت کیا جا سکیگا۔ جب دستیاب ہونے والی دستاویزیں صحیح اور مفصل طور پر پبلک میں آئیں گی۔ لیکن ان کے سرسری مطالعہ کا جو یہ نتیجہ بتایا گیا ہے کہ ان میں ان لوگوں کے بیانات موجود ہیں۔ جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو صلیب پر چڑھائے جانے کے عینی شاہد تھے۔ اس سے نہایت صفائی کے ساتھ غیر احمدی علماء کا مذکورہ بالا عقیدہ سراسر غلط اور بے بنیاد ثابت ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس بارہ میں حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو حقیقت بیان فرمائی ہے۔ اس کی پوری پوری تصدیق ہو گئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قرآن کی اس آیت **ماقتلوہ وما صلبوہ** کے متعلق جس سے غیر احمدی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کا استدلال کرتے ہیں رقم فرماتے ہیں۔

"قرآن کریم کا منشاء **ما صلبوہ** کے لفظ سے یہ ہرگز نہیں ہے۔ کہ مسیح صلیب پر چڑھایا نہیں گیا بلکہ منشاء یہ ہے۔ کہ جو صلیب پر چڑھانے کا اصل مدعا تھا۔ یعنی قتل کرنا اس سے خدا تعالےٰ نے مسیح کو محفوظ رکھا اور یہودیوں کی طرف سے اس فعل قتل عمد کا اقدام تو ہوا۔ مگر قدرت اور حکمت الٰہی سے تکمیل نہ پا سکا"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۵۷)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قرآن کریم میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق **ما صلبوہ** کی بحث کے اسرار کی حکمت خدا تعالےٰ نے خاص کشف کے ذریعہ سمجھائی وہ یہ ہے۔

"خدا تعالےٰ نے جو اس بحث کو ... کہ مسیح مصلوب نہیں ہوا۔ بلکہ ...

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان ...

...وت سے فوت ہوا - اس تمام بحث سے یہی غرض تھی - کہ مسیح کے مصلوب ہونے سے دو مختلف فرقے یعنی یہود اور عیسائی دو ...تلف نتیجے اپنے اپنے اغراض کی تائید میں نکالتے تھے - یہودی کہتے تھے - کہ مصلوب ہو گیا اور ...ریت کی رُو سے مصلوب لعنتی ہوتا ہے یعنی ...رب الٰہی سے مہجور اور رفع کی عزت سے ...بے نصیب رہتا ہے - اور شانِ نبوت اس ...حالت ذلت سے برتر و اعلیٰ ہے - اور عیسائیوں نے یہودیوں کی لعن طعن سے گھبرا کر یہ جواب ...لیا تھا - کہ مسیح کا مصلوب ہونا اس کے لئے ...ضر نہیں بلکہ یہ لعنت اس نے اس لئے اپنے ...ے لی کہ تا گنہگاروں کو لعنت سے چھڑائے ...و خدا تعالیٰ نے ایسا فیصلہ کیا - کہ ان دونوں ...ق کے بیانات مذکورہ بالا کو کالعدم کر دیا - اور ...ہر فرما دیا کہ کسی کو ان دونوں گروہ میں سے ...ح کے مصلوب ہونے پر یقین نہیں اور اگر ...ے ... تو وہ سامنے آئے - سو وہ بھاگ ...ے ... اور کسی نے دم بھی نہ مارا - اور یہ آنحضرت

صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور قرآن شریف کا ایک معجزہ ہے - جو اس زمانہ کے نادان مولویوں کی نگاہ سے چھپا ہوا ہے - اور مجھے اس ذات کی قسم ہے - کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ابھی اور اسی وقت کشفی طور پر یہ صداقت مذکورہ بالا میرے پر ظاہر کی گئی ہے - اور اسی معلم حقیقی کی تعلیم سے میں نے وہ سب لکھا ہے - جو ابھی لکھا ہے -" (ازالہ اوہام صفحہ ۱۱۷)

ہمیں حق الیقین ہے کہ اگر وہ دستاویزیں جنکے دستیاب ہونیکا ذکر اخبارات میں آیا ہے - فی الواقعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر چڑھائے جانے کے زمانہ کی ہیں اور اُن میں جو کچھ لکھا ہے - وہ عینی شاہدوں کے صحیح بیانات ہیں - تو اُن سے اسی صداقت کی تائید ہوگی جو خدا تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر قرآن کریم نے نازل فرمائی - اور پھر موجودہ زمانہ میں کشفی طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ظاہر کی گئی - اور وہ یہ ہے - کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر تو چڑھایا گیا - لیکن آپ صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ وہاں سے زندہ اترے اور طبعی طور پر وفات پائی -

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تشریف آوری

قادیان ۱۴ اکتوبر آج آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب دہلی سے دوپہر کی گاڑی ...ے تشریف لائے - خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کی صحت پہلے کی نسبت اچھی ہے -

دو مجاہدین کا بمبئی میں ورود اور انگلستان کو روانگی

چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی - اے ایل ایل بی اور چوہدری عبد اللطیف صاحب بی - اے ... اکتوبر کو بمبئی پہنچے - سٹیشن پر دوسرے احباب کے علاوہ ان کے بھائی لفٹنٹ ابو الخیر بی - اے لفٹنٹ رحمت اللہ بی - اے نیز لفٹنٹ صبح صادق بغرض استقبال موجود تھے - معزز مہمانوں ... لفٹنٹ رحمت اللہ صاحب کے ہاں ٹھہرایا گیا - ۲ - اکتوبر کی شام کو معزز مہمانوں کے اعزاز میں ... ہوا جس میں علاوہ دیگر معززین تمام جماعت احمدیہ مدعو تھی -

کھانے کے بعد مکرم منظور احمد صاحب نے موقعہ کے لئے موزون کردہ اپنی رباعیات سنائیں - ...ی عبد الرحیم صاحب نیّر مبلغ متعینہ بمبئی نے سلسلہ احمدیہ کے قیام کی غرض سلسلہ کے عقاید نظام ...کی نسبت تقریر کی اور مجاہدین کا تعارف کرایا - جواب میں چوہدری مشتاق احمد صاحب نے موزون ...ناسب الفاظ میں شکریہ ادا کیا -

دونوں مجاہدین ۴ - اکتوبر کو انگلستان کے لئے روانہ ہوئے - بیگم مشتاق احمد باجوہ لفٹنٹ ...ت اللہ حضرت والدہ لفٹنٹ رحمت اللہ اور بیگم لفٹنٹ رحمت اللہ خاندان باجوہ کے افراد نے جہاز ...پہنچکر رخصت کیا - (نامہ نگار)

شکریہ تعزیت

حضرت ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب رضؓ کے انتقال پر ملال پر جن بزرگوں - بھائیوں اور بہنوں ...تشریف لاکر اظہار تعزیت اور ہمدردی فرمایا - اور جنہوں نے بذریعہ خطوط ہمدردی کا اظہار کیا - خاکساران سب کے لئے شاکر و ممنون اور دعاگو ہے - جزاہم اللہ احسن الجزاء احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ... ان کو اعلیٰ مدارج اور اپنا قرب خاص عطا فرمائے - اور ان کے ضعیف عمر کی حمد کا حامی و ناصر اور کفیل ہو آمین - طالب دعا والدہ سید اعجاز احمد مبارک -

لہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہونے کا موقعہ

"میں جماعت کے لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں - کہ تم اپنے اندر اخلاص اور محبت پیدا کرو - اور رات دن سلسلہ کے لئے قربانیاں کر کے اپنے آپ کو ان لوگوں میں شامل کرو - جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی - پس گو سال کا زیادہ عرصہ گذر گیا - مگر اب بھی لہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہونے کا موقعہ ہے"

آپ نے ترجمۃ القرآن کا وعدہ تو ۳۱ - اکتوبر تک سو فیصدی پورا کرنا ہے - اور گیارہویں سال اور دفتر دوم کے سال اول کا ۳۰ نومبر ۱۹۴۵ء تک کیا آپ نے اپنا محاسبہ کر لیا - اور تحریک جدید کے وعدے پورے کر چکے ہیں - (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

قبولیت دعا کا تازہ نشان

اللہ تعالیٰ نے مجھے ۲ - اکتوبر کو جو لڑکا بخشا ہے - وہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی قبولیت دعا کا ایک چمکتا ہوا نشان ہے -

حضور کا نامہ مبارک ۱۴ اگست ۱۹۴۴ء جو قادیان سے حضور نے اپنے خادم نیّر کو دست خاص مبارک سے تحریر فرمایا حسب ذیل ہے -

"مکرمی نیّر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - آپ کا خط ملا وضع حمل قبل از وقت کا سخت افسوس ہوا - اللہ تعالیٰ نعم البدل لڑکا عطا فرمائے - اور اس غم کا ازالہ فرمائے ... والسلام مرزا محمود احمد"

میری کبر سنی میں کمزوری میں نعم البدل ! اور پھر لڑکا تعیین خاص کے ساتھ ! وہی اپنے خدا سے مانگ سکتا ہے - اور پھر اپنے خاص قلم سے وثوق کے ساتھ لکھ سکتا ہے - جس میں اللہ تعالیٰ اپنی روح ڈالے - اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہو - اور اس کا مقام عام خلافت سے بھی بالا ہو - الحمد للہ رب العالمین -

مصلح موعود عالی مقام کا ادنیٰ غلام عبد الرحیم نیّر از بمبئی

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا

دوستوں کو معلوم ہے کہ اب اسمبلی (صوبائی مجلس قانون ساز) اور سنٹرل اسمبلی (مرکزی مجلس قانون ساز) کے لئے انتخابی مہم شروع ہونے والی ہے - یہ مجالس ملک کے لئے قوانین بنانے کا نہایت ہی ذمہ داری کا فرض ادا کریں گی - اس لئے ضروری ہے - کہ اس کے لئے جو لوگ منتخب کئے جائیں - وہ اس اہم کام کے لئے اہلیت رکھنے والے ہوں - اور پبلک کی ضروریات اور اس کی مشکلات سے بھی اچھی طرح واقف ہوں - اگر ایسے لوگ منتخب ہو جائیں جو اہل نہیں تو ہم مفاد عامہ کو خود اپنے ہاتھوں خطرہ میں ڈالنے والے ہونگے - لہٰذا نمائندگان کے انتخاب میں بہت ہی احتیاط کی ضرورت ہے -

پس دوست خود کسی اُمیدوار سے اپنے طور پر وعدہ نہ کریں - یہ ایک قومی امانت ہے - جس کا باہمی مشورہ کے ساتھ برمحل استعمال کرنا ضروری ہے - (ناظر امور عامہ)

نتیجہ امتحان مولوی فاضل ۱۹۴۵ء

گزشتہ سال نصاب کی تبدیلیوں کے باعث مولوی فاضل کلاس باقاعدہ نہ تھی اس لئے امسال جامعہ احمدیہ کی طرف سے یونیورسٹی کے امتحان مولوی فاضل میں صرف ایک طالب علم مولوی غلام احمد صاحب شریک ہوئے - جو کامیاب ہو گئے ہیں - انہوں نے ۴۱۲ نمبر حاصل کئے - (پرنسپل جامعہ احمدیہ)

حافظ رحمت الٰہی صاحب کا شکریہ

مکرمی حافظ رحمت الٰہی صاحب ٹمبر مرچنٹ مظفر نگر (یو - پی) نے مسجد مبارک کے لئے پندرہ صفیں تیار کرا کر بھیجی ہیں - انہوں نے جس خلوص دل اور محبت کے پیش نظر اس نیک کام میں حصہ لیا ہے - اس کے لئے نظارت ان کی ممنون ہے - احباب ان کے کاروبار میں برکت کے لئے دعا فرمائیں - (ناظر تعلیم و تربیت)

145

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہماری قدسیہ کا انتقال اور احباب و اغیار کے جذبات

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب)

میری نواسی قدسیہ مرحومہ کی ناگہانی وفات پر جو ۲۳ ستمبر ۱۹۴۵ء کی سہ پہر کو ڈلہوزی میں واقع ہوئی۔ دور و نزدیک کے اصحاب کی طرف سے اس کثرت کے ساتھ ہمدردی کے تار اور خطوط وصول ہوئے ہیں۔ کہ میں رسمی طور پر نہیں کہتا بلکہ حقیقۃً ان کا فرداً فرداً جواب دینا مشکل ہے۔ اور چونکہ مجھے اس موقعہ پر بعض اور خیالات کا اظہار کرنا بھی مقصود ہے۔ اس لئے اس مختصر نوٹ کے ذریعہ تمام ان بھائیوں اور بہنوں کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے اس حادثہ مولمہ میں ہمارے ساتھ ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ یا اگر خط وغیرہ کے ذریعہ لفظاً اظہار نہیں کر سکے۔ تو کم از کم دل میں مرحومہ اور اس کے پسماندگان کے لئے نیک جذبات کو جگہ دی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزا فی الدنیا والآخرہ

اسلام اور احمدیت کی نعمتوں میں سے یہ ایک بڑی بھاری نعمت ہے۔ کہ ہم لوگ خدا کے فضل و رحمت سے ایک دوسرے کے درد کو حقیقۃً اپنا درد خیال کرتے ہیں۔ اور ایک بھائی کی تکلیف کو دیکھ کر ہمارے دل اس طرح محبت اور ہمدردی کے جوش میں اسکی طرف لپکتے ہیں۔ کہ قرآن پاک کے ان الفاظ کی عملی تفسیر آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے۔ کہ

واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا واذکروا نعمت اللہ اذ کنتم اعداءً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخواناً۔ یعنی اے مومنو اتحاد اور محبت و موالات کی قدر کو پہچانو اور خدا کی رسی کو سب کے سب اکٹھے ہو کر مضبوطی کے ساتھ پکڑے رکھو اور انتشار اور تفرقہ سے بچو۔ اور خدا کی اس نعمت کو کبھی مت بھولو۔ کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ مگر خداتعالے نے تمہارے دلوں میں محبت پیدا کر دی۔ اور تم اس کی دی ہوئی نعمت (اسلام واحمدیت) کے ذریعہ بھائی بھائی بن گئے۔"

اللہ اللہ! کیا ہی روح افزا نظارہ ہے۔ کہ دنیا کے مختلف حصوں اور مختلف قوموں میں سینکڑوں ہزاروں میل کے چکر میں پھیلے ہوئے لوگ بستے ہیں۔ کوئی گورا ہے کوئی کالا ہے۔ کوئی امیر ہے کوئی غریب ہے۔ کوئی تندرست ہے کوئی بیمار ہے کوئی عالم ہے کوئی ظاہری علم سے خالی ہے۔ مگر یہ سب لوگ محبت و اخوت کی ایسی پختہ زنجیر میں بندھے ہوئے ہیں۔ کہ اگر ایک شخص کو کوئی تکلیف پہونچتی ہے۔ تو گویا یہ سارا عالم درد سے تلملا اٹھتا ہے۔ پس میں دوستوں کی اس مخلصانہ محبت کا سوائے اس کے اور کیا بدلہ پیش کروں۔ کہ خدایا تو ان سب لوگوں کو جزائے خیر دے۔ جنہوں نے اس صدمہ میں ہمارے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا۔ یا اپنے دلوں میں ہمدردی کے جذبات کو جگہ دی۔ اور جس طرح انہوں نے ہماری تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھا۔ تو ان کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھ (حدیث سے ثابت ہے کہ خداتعالے اپنے بعض بندوں کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھتا ہے) اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ان کے لئے اس شراب محبت کے پیمانہ کو اور بھی وسیع کر دے۔ جس سے متاثر ہو کر انہوں نے اپنے بعض بھائیوں کے دکھ میں ان کی طرف محبت اور ہمدردی کا ہاتھ بڑھایا ہے۔ آمین یا ارحم الراحمین

واقعہ یوں ہوا کہ مورخہ ۲۳ ستمبر کی صبح کو جب کہ ڈلہوزی میں کئی دن کی مسلسل بارش کے بعد ذرا دھوپ نکلی۔ تو میری لڑکی امۃ السلام بیگم سلمہا اپنے شوہر عزیزم مرزا رشید احمد صاحب کے ساتھ بچوں کو سیر کرانے کی غرض سے ڈلہوزی کے قریب ایک پہاڑی ویان گنڈ پر گئی۔ جہاں اور بھی کئی لوگ جو سابقہ بارش سے اکتائے ہوئے تھے ٹرپ کرنے گئے ہوئے تھے۔ ابھی عزیزہ امۃ السلام بیگم اور ان کے بچے وہیں تھے۔ کہ پھر بارش شروع ہو گئی اور یہ لوگ جلدی جلدی گھر پہونچنے کی غرض سے واپس روانہ ہو گئے۔ جب قریباً ڈیڑھ میل کی اترائی اتر کر لکڑ منڈی میں پہنچے۔ جہاں ریاست چمبہ کے محکمہ جنگلات کی طرف سے مسافروں کے لئے ایک شیڈ سا بنا ہوا ہے۔ تو اس شیڈ کے اندر جا کر بارش کے تھمنے کا انتظار کرنے لگے۔ اس شیڈ میں (جس کی چھت نوک دار صورت کی تھی۔ اور اسے خلاف اصول بجلی کے امکانی حادثہ کے پیش نظر اَرتھ بھی نہیں کیا گیا تھا) اس وقت اور بھی کئی لوگ اسی غرض سے جمع تھے۔ ابھی انہیں اس شیڈ کے اندر گئے چند منٹ ہی ہوئے تھے۔ کہ اس شیڈ کے ایک کونہ کے کھمبہ پر بجلی گری۔ اور ایک سکھ اور ایک ہندو لیڈی ڈاکٹر اور ایک ہندو لڑکی وغیرہ کے جسموں کو بری طرح جھلستے ہوئے انہیں بیہوش کر کے نیچے گرا دیا۔ اور بجلی کے منتقل شدہ اثر کے ماتحت شیڈ کے اندر کے دوسرے اکثر لوگ بھی بیہوش ہو کر زمین پر گر گئے۔ انہی موخر الذکر لوگوں میں قدسیہ مرحومہ بھی تھی۔ ان میں سے باقی لوگ تو ایک دو منٹ کی بیہوشی کے بعد سنبھل کر کھڑے ہو گئے۔ مگر قدسیہ کا دل چونکہ نہایت کمزور تھا۔ وہ اس فوری صدمہ کو برداشت نہ کر سکی۔ اور اس حادثہ کے نتیجہ میں فوت ہو گئی فانا للہ وانا الیہ راجعون۔ جو تین چار اشخاص بجلی کی براہ راست ضرب سے مجروح ہوئے تھے۔ ان میں سے بعض چند دن کے علاج کے بعد صحت یاب ہو گئے اور بعض ابھی تک ڈلہوزی میں زیر علاج ہیں۔

جب اس حادثہ کی اطلاع حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کو پہنچی۔ تو حضور نے ایک طرف تو مجھے (جو ایک دوسری کوٹھی میں کچھ فاصلہ پر ٹھہرا ہوا تھا) فوری اطلاع بھجوائی۔ اور دوسری طرف خود عزیزم ڈاکٹر منور احمد اور چند دوسرے اصحاب کو ساتھ لے کر جائے حادثہ کیطرف جو حضور کی کوٹھی سے تین چار میل کے فاصلہ پر تھی روانہ ہو گئے۔ مگر جب حضور وہاں پہنچے (اور حضور کے تھوڑی دیر بعد میں بھی وہاں پہنچ گیا) تو قدسیہ مرحومہ فوت ہو چکی تھی۔ طبی اصول کے ماتحت اسے مصنوعی تنفس اور ٹیکوں وغیرہ کے ذریعہ بحال کرنے کی کوشش کی گئی۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ پہلے دھکہ میں ہی حرکت قلب کے بند ہو جانے سے جان بحق ہو چکی تھی۔ اس وقت اسکے قریب ایک ہندو لڑکی بھی بیہوشی کی حالت میں پڑی تھی اور عزیز ڈاکٹر منور احمد نے حضرت صاحب کی ہدایت کے ماتحت اسکی طرف بھی فوری توجہ دی۔ اور چونکہ وہ صرف بیہوشی کی حالت میں تھی۔ عزیز موصوف کی کوشش سے (اسکے کچھ عرصہ بعد بعض اور ڈاکٹر بھی پہنچ گئے تھے) اسکی طبیعت سنبھل گئی۔ اور پھر حضرت صاحب کی ہدایت کے ماتحت اس بیمار ہندو لڑکی کو ڈانڈی میں بٹھا کر پہلے روانہ کیا گیا۔ اور بعد میں ہمارا قافلہ آیا اور چونکہ بلندی کے علاوہ تازہ بارش کیوجہ سے اس وقت سردی کافی تھی۔ اس لئے اس بیمار ہندو لڑکی کو گرم رکھنے کے لئے بعض زائد کپڑے جن میں قدسیہ مرحومہ کا ایک نیا کمبل بھی تھا۔ اسے اڑھا دیئے گئے۔ اور خود قدسیہ کو ایک خادم کی چادر میں ڈھانک کر روانہ کر دیا گیا میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اگر خدا نے قدسیہ کو عالم بالا میں ان حالات کا علم دیا ہو گا۔ تو اسکی نیک روح اس خیال سے خوش ہوئی ہوگی۔ کہ گو خود اسکے جسم کو ڈھانکنے کے لئے ایک خادم کی میلی سی چادر ملی ہے۔ اس کا کمبل ایک ہندو لڑکی کی زندگی کی حفاظت میں استعمال ہو رہا ہے۔ کیونکہ خدا کے فضل سے ہم مسلمان اس روحانی نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ جن کے قابل فخر آباؤ اجداد جنگ کے میدانوں میں شہید ہو کر کپڑے کی قلت کی وجہ سے مٹی سے آلودہ گھاس میں لپیٹ کر قبروں میں اتارے گئے۔ اور ان کی پاک روحوں نے اسی میں فخر محسوس کیا۔ حالانکہ ان کے بعد آنے والا روسا اور ملوک جہان کے پاؤں کی خاک کے برابر بھی حیثیت نہیں رکھتے ریشم کے دوشالوں میں لپیٹ کر اپنی آخری آرامگاہ میں پہنچتے رہے ہیں۔ سچ ہے کہ انسان کا مرتبہ اس کے ظاہری جاہ و جلال میں نہیں ہے اس کی روح کی بلندی اور اسکے خالق و مالک کے قرب میں ہی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) سے کون بڑا پیدا ہوا ہے۔ اور کون بڑا پیدا ہو گا۔ مگر آپکی زندگی کا یہ حال تھا۔ کہ ایک دفعہ آپ آرام کے لئے لیٹنا چاہتے تھے۔ تو ایک کھردری سی پرانی چٹائی کے سوا کچھ میسر نہیں آیا۔ چنانچہ آپ اسی پر لیٹ گئے اور جب آپ اٹھے تو مٹی اور گرد کے علاوہ اس چٹائی کے موٹے موٹے تنکوں نے آپ کے جسم مبارک پر نشان ڈال رکھے تھے۔ حضرت عمرؓ نے آپکو اس حالت میں دیکھا۔ تو لپک کر آپ کے جسم سے مٹی جھاڑی اور آبدیدہ ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ قیصر و کسریٰ اپنے محلات میں کس آرام و آسائش کی زندگی گذارتے ہیں اور خالق کونین کا رسول کس حال میں ہے؟ آپ نے فرمایا عمر یہ کیا کہتے ہو؟ بخدا مجھے اس زندگی کی نعمتوں سے اس سے زیادہ سروکار نہیں۔ جتنا کہ ایک ایسے مسافر کو اپنے گردوپیش سے ہوتا ہے۔ جو راستہ چلتے ہوئے گھڑی دو گھڑی کے لئے کسی درخت کے سایہ میں بیٹھ جاتا ہے اور پھر اٹھ کر اپنا راہ لیتا ہے۔ ہماری قدسیہ بھی اسی پاک رسول کی ایک ادنی کنیز تھی تو پھر اسکی روح عالم بالا میں اس نظارہ پر کیوں نہ خوش ہوئی ہوگی؟

مگر میں اپنے اصل مضمون سے ہٹ گیا۔ میں یہ بتا رہا تھا کہ ہم قدسیہ مرحومہ کو ساتھ لے کر ڈلہوزی کیطرف روانہ ہوئے۔ اور چونکہ مرحومہ موصیہ تھی۔ اس لئے اسکے حق میں اپنی آخری ذمہ داری کو ادا کرنے کے لئے فوراً قادیان کی تیاری شروع کر دی اور قدسیہ کی والدہ اپنے غم کو دبا کر اسی کی تیاری میں مصروف ہو گئی چنانچہ دوسرے دن صبح حضرت صاحب نے اپنی ڈلہوزی کی کوٹھی بیت الفضل کے صحن میں نماز جنازہ پڑھائی۔ اور نو بجے کے قریب ہم لوگ جنازہ کو لیکر روانہ ہو گئے۔ اور غروب آفتاب سے قبل قادیان پہنچ گئے۔ جہاں ایک بھاری مجمع نے دوسری نماز جنازہ کے بعد مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار کے قریب اسکی دادی مرحومہ کے پہلو میں جو اسے اپنی بیٹیوں کیطرح سمجھتی تھیں۔ خدائی رحمت کے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

فرشتوں کے ہاتھوں میں سونپ دیا۔ قدسیہ نہایت شریف اور نیک مزاج اور کم سخن لڑکی تھی۔ اور دنیا کی زیبائشوں کے ساتھ اسے کبھی بھی شغف نہیں ہوا۔ چنانچہ جب کبھی اسکی والدہ اس کے لئے کوئی اچھی چیز تیار کرتی تو وہ اکثر کہا کرتی تھی کہ مجھے ضرورت نہیں صبیحہ (اس کی چھوٹی بہن) کو دیدو۔ نماز کی بہت پابند تھی اور خود اپنے شوق سے وصیت کی تھی۔ اور خواب بین بھی تھی۔ چنانچہ اس نے وفات سے کئی سال پہلے اپنی یہ خواب سنائی تھی کہ پہلے مبارک (اس کا چچازاد بھائی) کی وفات ہوگی اور پھر اس کی اماں جان (یعنی دادی) کی وفات ہوگی اور اس کے بعد خود اسکی اپنی وفات ہوگی۔ چنانچہ بعینہ اسی طرح ہوا۔ دیان کنڈ کے ٹرپ میں اس نے اپنی آخری نماز بڑے شوق اور رقت کے ساتھ ادا کی اور اس نماز کے ایک دو گھنٹہ بعد اپنے دائمی آقا و مالک کے قدموں میں جا پہنچی۔ وفات کے وقت اسکی عمر بیس سال کے قریب تھی مگر ابھی غیر شادی شدہ تھی اور شادی کی طرف اسے چنداں رغبت بھی نہیں تھی۔ اکثر اوقات علیحدگی میں بیٹھ کر دعا کرتے ہوئے روتی رہتی تھی اور اپنی والدہ سے کہا کرتی تھی۔ کہ آپ میری کوئی فکر نہ کیا کریں۔ میں نے ساری عمر میں اس کے منہ سے بمشکل چند گنتی کے الفاظ سنے ہونگے۔ گذشتہ عید کے موقعہ پر یعنی اس کی وفات سے صرف چند روز قبل میں اسے عیدی دینے لگا تو وہ مجھ سے ادہر اُدہر چھپتی پھرتی تھی آخر میں نے اسے ایک کمرہ کے کونے میں پکڑ کر عیدی دی۔ اس وقت وہ تھوڑا سا مسکرائی مگر منہ سے کچھ نہیں کہا۔ خدا اس کی روح کو جنت میں ابدی راحت عطا کرے اور اس کے والدین اور بہن بھائیوں کو خدا کی رضا کے رستہ پر چلتے ہوئے صبر جمیل کی توفیق دے۔ اور اسے ان کے لئے فرط بنائے آمین +

اب میں مختصر طور پر اس استہزاء کے متعلق بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ جو مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض غیر احمدی اور غیر مسلم حلقوں میں اس واقعہ پر کیا گیا ہے۔ مگر انصاف اور شرافت کا یہ تقاضا ہے۔ کہ اس استہزاء کے جواب سے قبل میں اس شریفانہ سلوک کا اعتراف کروں جو اس حادثہ پر ڈلہوزی اور دوسرے مقامات پر ہم سے بالعموم کیا گیا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ آیا ہمارے متعلق بعض لوگوں کی ذہنیت میں کوئی تبدیلی پیدا ہو رہی ہے یا یہ کہ یہ اس غیر معمولی ہمدردی اور اعانت کے سلوک کا نتیجہ تھا جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس موقعہ پر دوسرے مجروحین کے ساتھ کیا گیا۔ مگر بہر حال یہ امر واقع ہے کہ ڈلہوزی میں غیر احمدی مسلمان اور ہندو اور سکھ شرفاء عموماً اس صدمہ میں ہمارے ساتھ ہمدردی رکھتے تھے۔ جو ان کے چہروں اور ان کے الفاظ سے ظاہر تھی اور بہت سے لوگ اظہار ہمدردی کے لئے ہمارے گھروں پر بھی آئے اور رسمی طریق پر ہمدردی کا اظہار کیا۔ میں موتی بٹہ کی کوٹھی تیسرا ایمل میں اپنی چھوٹی ہمشیرہ کے ساتھ ٹھہرا ہوا تھا۔ وہاں آس پاس کی قریباً تمام ہمسایہ عورتوں نے جو ہر مذہب و ملت اور اچھے اچھے گھرانوں سے تعلق رکھتی تھیں ہماری ہمشیرہ کے پاس آکر ہمدردی کا اظہار کیا اور بعض تو کئی کئی دفعہ آئیں۔ ہم ان سب کے شکر گزار ہیں۔ کیونکہ ہمارا پیارا مذہب ہمیں یہی سکھاتا ہے کہ من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ یعنی جو شخص انسانوں کا شکر گزار نہیں ہوتا وہ خدا کا شکر گذار بھی نہیں ہو سکتا۔ مگر کسی قوم کے سب لوگ ایک جیسے نہیں ہوتے چنانچہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض حلقوں میں اور خصوصاً لاہور کے ایک غیر احمدی اخبار میں اس حادثہ کو ہمارے خلاف ہنسی اور طعن کا ذریعہ بنایا گیا ہے۔ اصولاً ہمیں کسی کے طعن و تشنیع کی پروا نہیں کیونکہ یہ وہ پرانا کھیل ہے جو بدفطرت لوگ ہمیشہ سے کھیلتے آئے ہیں۔ مگر ایک اصولی اعتراض کا جواب ضروری ہے۔ جو بعض ناواقف لوگوں کے دل میں شبہ پیدا کر سکتا ہے۔

اعتراض یہ کیا گیا ہے۔ کہ بجلی کے گرنے سے مرنا گویا ایک عذاب کا نشانہ بننا ہے اور اس طرح قدسیہ مرحومہ کی وفات گویا ہمارے جھوٹا ہونے کی ایک دلیل ہے وغیرہ وغیرہ۔ میں نے خود یہ اعتراض نہیں پڑھا۔ مگر سنتا ہوں کہ لاہور کے ایک اخبار میں اس قسم کا اعتراض شائع ہوا ہے۔ اور بعض لوگوں کی زبان پر اس کا چرچا ہے۔ مگر جیسا کہ ابھی ظاہر ہو جائیگا یہ اعتراض بالکل بودا اور سراسر جہالت پر مبنی ہے اور صرف ایسے لوگوں کے دل کو بہلا سکتا ہے جو اسلام کی تعلیم سے ہی بے بہرہ نہیں ہیں بلکہ سنت اللہ اور قانون نیچر کے اصولوں سے بھی قطعاً ناواقف ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اپنی حکیمانہ قدرت کے ماتحت دنیا میں دو قانون جاری کر رکھے ہیں۔ ایک قانون شریعت ہے جو روحانی اور اخلاقی امور سے تعلق رکھتا ہے۔ اور نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ سے ظاہر ہوتا آیا ہے۔ اور تمام مذاہب کے شرعی قوانین اسی دائرہ کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اس قانون کی رو سے دنیا دار العمل ہے۔ اور آخرت دار الجزاء۔ مثلاً یہ ایک شرعی قانون ہے کہ جو شخص سچی نیت اور صحیح طریق پر نماز روزہ اور حج زکاۃ کی پابندی اختیار کرے گا اسے خدا کا قرب حاصل ہوگا۔ اور وہ آخرت میں اس کا کھلے طور پر اجر پائیگا۔ دوسرے قانون قضاء و قدر یا قانون نیچر ہے جو مادیات کے میدان میں خواص الاشیاء اور انکے باہمی اسباب و نتائج سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ قانون خدائی الہام کے ذریعہ ظاہر نہیں ہوتا بلکہ خود صحیفہ فطرت میں ایک ازلی حقیقت کے طور پر مرکوز ہے۔ اور اس کا عمل بدیہی طور پر سب لوگوں کو نظر آرہا ہے مثلاً آگ جلاتی ہے۔ اور پانی بجھاتا اور ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ یا مثلاً بادل پانی برساتے ہیں اور زمین روئیدگی نکالتی ہے یا مثلاً یہ کہ انسان غرقاب پانی میں ڈوب جاتا ہے۔ جب تک کہ وہ تیرنے کا فن سیکھ کر اپنے آپ کو بچانے کی تدبیر نہ اختیار کرے اسی طرح یہ کہ جو شخص آگ میں گریگا وہ ضرور جلیگا سوائے اس کے کہ اس کے بچانے کا کوئی خارجی سبب پیدا ہو جائے وغیرہ وغیرہ۔ انہی دو قانونوں کی طرف قرآن شریف نے سورۃ مائدہ کی اس آیت میں اشارہ کیا ہے کہ :-

لکل جعلنا منکم شرعۃ ومنہاجاً

یعنی اے بنی نوع انسان ہم نے تم سب کے لئے دو قانون بنائے ہیں۔ ایک قانون شریعت یعنی گھاٹ تک پہنچنے کا رستہ (کیونکہ شرعۃ گھاٹ کے رستہ کو کہتے ہیں اور چونکہ پانی زندگی کا ذریعہ ہے اور خدا منبع حیات ہے اسلئے گھاٹ کے رستہ سے روحانی قانون مراد ہے جو خدا تک پہنچاتا ہے۔) اور دوسرے مادی قانون جو صحیفہ فطرت میں کھلے طور پر کام کرتا نظر آتا ہے۔ (کیونکہ عربی میں منہاج واضح طور پر نظر آنے والے رستہ کو کہتے ہیں)

الغرض اللہ تعالیٰ نے دنیا میں دو قانون جاری کر رکھے ہیں ایک قانون شریعت اور دوسرے قانون نیچر یا قضا و قدر۔ قانون شریعت طوعی ہے۔ یعنی انسان اسکے معاملہ میں مختار ہے کہ چاہے تو اسے قبول کرے اور چاہے تو رد کر دے مگر قانون نیچر جبری ہے۔ گو نتیجہ بہر حال دونو کا لازمی طور پر نکلتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی کامل حکمت نے ان دونو قانونوں کو عام حالات میں ایک دوسرے سے آزاد رکھا ہے۔ یعنی ایسا نہیں ہوتا کہ اگر مثلاً کوئی شخص قانون شریعت کا کوئی جرم کرے تو اسے قانون نیچر کے ماتحت سزا دی جائے۔ یا اگر کسی شخص سے قانون نیچر کے ماتحت کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو اسے قانون شریعت کے دائرہ میں سزا مل جائے بلکہ ان دونو قانونوں کے دائرے عام حالات میں ایک دوسرے سے بالکل جدا اور آزاد رہتے ہیں اور قانون شریعت کے جرم کی سزا قانون شریعت کے حلقہ میں ملتی ہے اور قانون نیچر کی قانون نیچر میں۔ گویا یہ دو قانون دو آزاد حکومتوں کی طرح ہیں جو خدا تعالیٰ کی مرکزی حکومت کے ماتحت تو بیشک ہیں مگر ایک دوسرے کے مقابل پر عملاً آزاد ہیں۔ سوائے اس کے کہ کسی استثنائی حالت میں خدا کی مرکزی حکومت ان میں سے کسی ایک کو دوسرے کی امداد میں لگا دے جیسا کہ مثلاً معجزات وغیرہ کے موقعہ پر ہوتا ہے۔ جب کہ خدا تعالیٰ اپنے رسولوں کی صداقت کے لئے بعض اوقات قضا و قدر کے قانون کو وقتی طور پر شریعت کے قانون کے تابع کر دیتا ہے۔ مگر یہ ایک استثنائی صورت ہے جو صرف خاص حالات سے تعلق رکھتی ہے۔ اور عام قاعدہ یہی ہے۔ کہ یہ دونو قانون ایک دوسرے سے آزاد رہتے ہوئے الگ الگ دائرہ کے اندر کام کرتے ہیں۔ مثلاً اگر ایک کشتی میں دو شخص بیٹھے ہوں۔ جن میں سے ایک نیک اور پارسا ہو اور دوسرا دنیا دار اور بد اطوار اور اتفاق سے یہ کشتی دریا کے وسط میں پہنچکر الٹ جائے تو یہ نہیں ہوگا کہ نیک شخص اپنی نیکی کی وجہ سے ڈوبنے سے بچ جائے اور بد شخص اپنی بدی کی وجہ سے تباہ ہو جائے کیونکہ پانی میں ڈوبنا یا بچنا قانون نیچر کے دائرہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اور قانون شریعت کی نیکی کسی شخص کو غرقابی سے بچا نہیں سکتی۔ پس اگر ایسے موقعہ پر بد شخص تیرنا جانتا ہے۔ اور نیک نہیں جانتا تو لازماً بد شخص بچ جائیگا اور نیک ڈوب جائیگا کیونکہ یہ فعل قانون نیچر کے دائرہ سے تعلق رکھتا ہے۔ نہ کہ قانون شریعت سے۔ اور ان دونو قانونوں کے دائرہ کا الگ الگ ہونا انسانی ترقی کے لئے ضروری اور لازمی ہے۔ ورنہ دنیا میں اندھیر نگری پیدا ہو جائے اور انسان کی ساری ترقی رک جائے۔ یہ ایک لمبی اور علمی بحث ہے۔ مگر میں اس جگہ صرف اس قدر مجمل اشارہ پر اکتفا کرتا ہوں۔ پس بجلی کا جو حادثہ لکڑ منڈی میں پیش آیا وہ قانون نیچر کا ایک حادثہ تھا اور اس میں جو شخص بھی اسکی

زد کے نیچے آیا اس نے اپنے اپنے حالات کے مطابق اس سے نقصان اٹھایا۔ یہ کہنا کہ کیا تیس چالیس اشخاص میں سے صرف قدسیہ نے ہی وفات پانا تھا ایک جہالت کا خیال ہے کیونکہ اگر تیس چھوڑ کر تین سو لوگ بھی ہوتے اور ان میں صرف قدسیہ کا دل زیادہ کمزور ہوتا تو پھر بھی ان تین سو لوگوں میں سے صرف قدسیہ ہی وفات پاتی۔ جیسا کہ مثلاً اگر کسی کشتی میں تین سو آدمی سوار ہوں۔ اور ان تین سو میں سے دو سو ننانوے تیرنا جانتے ہوں اور صرف ایک شخص تیرنا نہ جانتا ہو۔ اور یہ کشتی وسط دریا میں پہنچ کر الٹ جائے۔ اور اس وقت حالات ایسے ہوں۔ کہ تیرنے والے اشخاص بے تیرنے والے شخص کو بچا نہ سکیں۔ تو لازماً وہ دو سو ننانوے لوگ جو تیرنا جانتے ہیں۔ بچ جائینگے۔ اور وہ ایک شخص جو تیرنا نہیں جانتا ڈوب جائے گا۔ اور کوئی عقلمند اس ایک شخص کے ڈوبنے کو خدائی عذاب کی طرف منسوب نہیں کر سکتا۔ بلکہ ہر شخص یہی کہے گا۔ کہ یہ نیچر کا ایک معمولی حادثہ تھا۔ جس میں تیرنے والے بچ گئے۔ اور تیرنا نہ جاننے والا وفات پا گیا۔ پس چونکہ جیسا کہ اس کے سارے عزیز جانتے ہیں۔ قدسیہ مرحومہ کا دل غیر معمولی طور پر کمزور تھا۔ اس لئے جہاں دوسرے لوگ بجلی کا صدمہ اٹھا کر کم و بیش تکلیف کے بعد بچ گئے۔ وہ بیچاری اس فوری صدمہ سے بچ نہ جا سکی۔ اور جان بحق ہو گئی اور اس حادثہ میں خدائی غضب کا موجب تلاش کرنا محض جہالت یا شرارت کا نتیجہ ہے۔ جس میں کچھ بھی حقیقت نہیں۔

ہاں جیسا کہ میں اوپر اشارہ کر چکا ہوں۔ بعض اوقات خاص استثنائی حالات میں خدا تعالیٰ اپنے قانون نیچر کو وقتی طور پر قانون شریعت کے تابع بھی کر دیتا ہے۔ مگر یہ اس وقت ہوتا ہے۔ جبکہ اس نے اپنے کسی فرستادہ کے حق میں کوئی خاص نشان دکھانا ہو۔ ایسے حالات میں خدائی تقدیر ایسے غیر معمولی حالات پیدا کر دیتی ہے۔ کہ قانون قضاء و قدر قانون شریعت کے سامنے ایک خادم کی حیثیت میں آکھڑا ہوتا ہے۔ جیسا کہ مثلاً پنڈت لیکھرام کے وقت میں ہوا۔ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور پنڈت لیکھرام نے ایک دوسرے کے مقابلہ پر نشان دکھانے کی غرض سے پیشگوئی کی۔ اور اس کے لئے ایک میعاد بھی مقرر کر دی۔ اور پھر اس میعاد کے اندر پنڈت صاحب کے ہم خیال لوگوں کی طرف سے ظاہری سامانوں کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف سازشیں بھی ہوئیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے صرف دعا پر اکتفا کی گئی۔ مگر پھر بھی خدائی فرشتوں کا زبردست ہاتھ ایک کاری چھری بن کر پنڈت صاحب کے پیٹ میں گھس گیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا باوجود آپ کے خلاف ہزاروں سازشوں کے بال تک بیکا نہ ہو سکا۔ کیونکہ یہ ایک خاص استثنائی صورت تھی۔ جب کہ خدا کی مرکزی حکومت کے حکم سے قضاء و قدر کی طاقتیں قانون شریعت کے ماتحت کر دی گئی تھی۔ مگر عام حالات میں ان دونوں قانونوں کا دائرہ ایک دوسرے سے بالکل جدا رہتا ہے۔ اور خاص حالات کے سوا یہ دو قانون مہذب حکومتوں کی طرح ایک دوسرے کے دائرہ میں دخل نہیں دیتے۔ یہ مضمون پھر ایک تفصیلی بحث چاہتا ہے۔ مگر یہاں تفصیل کی گنجائش نہیں۔ البتہ جو لوگ زیادہ تفصیل کے خواہاں ہوں۔ وہ اس خاکسار کی کتاب "ہمارا خدا" کا متعلقہ حصہ ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

مگر اسلام کا خدا بھی کیسا رحیم و کریم خدا ہے۔ کہ جب اس کا کوئی بندہ اس کی قضاء و قدر کے قانون کی زد میں آنے لگتا ہے۔ تو ایک مہربان ماں کی طرح اس کی رحمت جوش میں آتی ہے۔ اور گو وہ عام حالات میں قانون شریعت کی وجہ سے اپنے قانونِ نیچر میں تبدیلی نہیں کرتا۔ مگر اس صورت میں اس کی رحمت اپنے اظہار کے لئے بعض اور دروازے کھول لیتی ہے۔ جن کے ذریعہ وہ اپنے بندوں کے دکھتے ہوئے دلوں پر محبت اور شفقت کا پھایہ رکھ دیتا ہے چنانچہ اس حادثہ سے قبل اس نے اپنے بہت سے بندوں پر خوابوں وغیرہ کے ذریعہ پہلے سے ظاہر کر دیا تھا۔ کہ عنقریب کوئی تکلیف دہ حادثہ ہونے والا ہے۔ جس کی تین غرضیں تھیں۔ اوّل یہ کہ اس قبل از وقت انکشاف کے ذریعہ وہ اپنے بندوں کے ساتھ اپنے ذاتی تعلق کا اظہار کرنا چاہتا تھا۔ کہ دیکھو میں تمہارے ساتھ ہوں۔ اور چونکہ میرے ازلی قانون کے ماتحت تمہیں ایک صدمہ پہنچنے والا ہے۔ اس لئے میں اس انکشاف کے ذریعہ تمہارے ساتھ پہلے سے ہمدردی کا اظہار کئے دیتا ہوں۔ یعنی گو قانونِ نیچر کو بدلنا تو میری مصلحت کے خلاف ہے۔ مگر اس حادثہ سے یہ نہ سمجھنا کہ میں تم پر خفا ہوں۔ اور تمہیں سزا دے رہا ہوں۔ بلکہ حق یہ ہے۔ کہ میں تم پر اس مقدر حادثہ کا قبل از وقت انکشاف کر کے اپنا تعلق ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔ یہ اسی قسم کی بات ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک خاص الہام کے ذریعہ آج سے قریباً ساٹھ سال پہلے بتایا گیا۔ کہ:-

تیری نسل بہت ہوگی۔ اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا۔ اور برکت دونگا۔ مگر بعض ان میں سے کم عمری میں بھی فوت ہونگے۔ (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

اس الہام میں صاف طور پر بتایا گیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسل میں بعض کی وفات کم عمری میں واقع ہوگی۔ اور اس حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے اتنا عرصہ پہلے اسی غرض سے ظاہر کیا۔ کہ تا اس قسم کے حادثات کو شریر لوگ غضب الٰہی کا نتیجہ نہ قرار دیں۔ بلکہ ایک پیشگوئی کا ظہور سمجھیں۔ ورنہ ظاہر ہے کہ بعض بچے صغر سنی میں فوت ہوا ہی کرتے ہیں۔ اور یہ کوئی ایسی بات نہیں تھی۔ کہ اس کے اظہار کی ضرورت سمجھی جاتی۔ پس یہ انکشاف صرف اسی غرض سے کیا گیا۔ کہ تا خدا تعالیٰ قبل از وقت خبر دیکر اس قسم کے مقدر واقعات کو بھی اپنے تعلق کی نشانی قرار دے۔ دوسرے قبل از وقت انکشاف سے یہ بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ کہ تا لوگوں کے ذہن اس قسم کے حادثہ کے لئے پہلے سے تیار ہو جائیں۔ اور صدمہ کی فوری نوعیّت کی شدت میں کمی آجائے۔ تیسرے ایسے انکشافات میں خدائی رحمت کا یہ پہلو بھی مدنظر ہوتا ہے۔ کہ تا خواب دیکھنے والے لوگ اور وہ لوگ جن تک ان خوابوں کا ذکر پہنچے۔ دعا اور صدقہ و خیرات اور ذکر الٰہی کی طرف متوجہ ہو کر اپنے واسطے اخروی سامان پیدا کریں۔ اور ان میں سے جس شخص کی موت مقدّر ہے اس کا انجام خشیت اور تقویٰ اللہ کے ماحول میں ہو۔ سو یہ سب رحمت کے پہلو ہیں۔ جو ہمارے رحیم و کریم خدا نے اس موقعہ پر ہمارے لئے پیدا کر دئے۔ چنانچہ قدسیہ مرحومہ کے حادثہ سے قبل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے خواب دیکھا۔ میں نے خواب دیکھا۔ قدسیہ کے والد نے خواب دیکھا۔ قدسیہ کی والدہ نے خواب دیکھا۔ خود قدسیہ نے خواب دیکھا۔ ہماری بڑی ہمشیرہ نے خواب دیکھا۔ قدسیہ کی خالہ منصورہ بیگم سلمہا نے خواب دیکھا۔ اور ان کے علاوہ اور بہت سے بھائیوں اور بہنوں نے خواب دیکھے۔ یہ سب خواب ہمارے مہربان آسمانی آقا کی طرف سے محبت و رحمت کے چھینٹے تھے۔ جو اس نے آنیوالے واقعہ کے پیش نظر ہمارے دکھنے والے دلوں پر خود اپنے دست شفقت سے ڈالے۔ پس بے شک فطری قانون کے ماتحت ہمارے دل ایک نیک اور سعید بچی کی وفات پر غم محسوس کرتے ہیں۔ مگر دوسری طرف ہم اپنے آقا و مالک کے اس محبت بھرے سلوک پر کہ اس نے قبل از وقت خبر دے کر ہماری تسلی کا سامان مہیا کیا۔ اور اپنے ناچیز بندوں کے ساتھ اپنے ذاتی تعلق کا اظہار فرمایا۔ خدا کے حضور شکر و امتنان کے جذبات سے جھکے ہوئے ہیں۔ اور ہم تکلف سے نہیں کہتے بلکہ بخدا سچے دل اور سچی نیت کے ساتھ کہتے ہیں۔ ہاں اس بھاری صدمہ میں بھی یہی کہتے ہیں کہ:-

الحمد لله الذی خلق السمٰوٰت والارض وجعل الظلمات والنور ثم الذین کفروا بربھم یعدلون -
وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العٰلمین

خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان

ذہانت کی پرورش

ہر سال سالانہ اجتماع کے موقعہ پر جسمانی کھیلوں اور مقابلوں کے علاوہ ذہنی مقابلے بھی ہوتے ہیں۔ جن میں تمام مجالس شامل ہوتی ہیں۔ امسال بھی ایسے مقابلے ہوں گے۔ حضرت اقدس حضرت امیر المؤمنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس خدام الاحمدیہ کے اور مقاصد بیان فرماتے ہوئے حضور نے یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ اس مجلس کے ذریعہ نوجوانوں میں تشحیذ الاذہان کا بھی خاص خیال رکھا جائیگا۔ اور ایسے مقابلے اور ایسی کھیلیں کھیلی جائینگی۔ جن کے ذریعہ نوجوانوں کے ذہن تیز ہوں۔ (مثلاً گیا تین مراحل کے بعد پیغام اپنی منزل مقصود پر صحیح پہنچتا ہے) صرف ذہن ہی نہیں بلکہ تمام حواس خمسہ میں زیادہ سے زیادہ تیزی اور حس پیدا ہو۔ (مثلاً محسوس کر کے بتلانا کہ ہوا کس طرف سے چل رہی ہے) حضور کے ارشاد کے مطابق امسال بھی مقابلہ کی ایسی کھیلیں اور امتحانات ہونگے جن کے ذریعہ نوجوانوں کی ذہانت کی پرکھ ہوگی۔ ان امتحانات میں بعض تو لکھ کر ہوں گے اور بعض عملی۔ ان تمام میں انفرادی اور اجتماعی صلاحیتوں کا پتہ چلے گا۔ پرواز تخیل۔ سرعت خیال اور قوت عمل کی بھی جانچ ہوگی۔ (مثلاً کسی خطرے کے وقت آپ کیسے سوچتے اور کس طرح عمل کرتے ہیں) مجالس کو چاہیئے۔ کہ اجتماع میں شامل ہونے سے قبل خدام میں ایسی کھیلیں رائج کریں۔ اور پھر مقابلے بھی کرائیں۔ تاکہ شامل ہونے سے قبل ہی ان میں اس کا علم موجود ہو۔ امید ہے۔ کہ مجالس ایسی کھیلوں کا خاص خیال رکھیں گی۔ اور خدام اس میں زیادہ سے زیادہ دلچسپی لینگے۔ (مہتمم ذہانت و صحت جسمانی)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آیت فاذکروا اللہ کذکرکم آباءکم او اشد ذکرا کے متعلق سوالات کے جوابات

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مکرمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - خیریت مطلوب
آپ کا کارڈ حضرت اقدس سیدنا خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور پہنچا - جناب واضح ہو کہ آیت فاذکروا اللہ کذکرکم آباءکم او اشد ذکرا کی تشریح آپ کے پہلے سوال کے جواب میں بیان کر دی گئی تھی - اور آیت موصوفہ جو غلط طور پر لکھ کر اس کا حوالہ قرآن کریم سے طلب کیا تھا - اس کی تصحیح کے ساتھ اس کا حوالہ بھی بتا دیا گیا تھا - جس کی نقل اس دفعہ آپ نے صحت لفظی کے ساتھ تحریر کی ہے - آپ کو قرآن کریم اور حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کے مطالعہ کا شاید بہت ہی کم موقعہ میسر آتا ہے - ورنہ حضرتؑ کی کتابوں کے اندر سب باتوں کا جواب پایا جاتا ہے - آپ کچھ نہ کچھ وقت نکال کر ان کے مطالعہ کی طرف ضرور توجہ رکھا کریں - اس سے معلومات میں خاص فائدہ ہوگا - آپ نے اس دفعہ اپنے خط میں آیت موصوفہ کے متعلق حسب ذیل سوالات کی شکل پیش کی ہے :-

(۱) "پس تم خدا کو یاد کرو - جیسا کہ تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو - یہ تو محبت کے لئے بیٹوں کو بتایا گیا ہے - لیکن اس آیت میں تو شرک اور پایا جاتا ہے گویا خدا نے اقرار کر لیا کہ خدا بھی اور شریک ہیں - کیونکہ باپ کے بیٹے تو بہت ہوتے ہیں - لیکن بیٹوں کا باپ ایک ہی ہوتا ہے - یا بہت ہوتے ہیں ؟"

(۲) "خدا کا یہ فرمانا جیسا کہ باپوں کو یاد کرتے ہو - عام باپ تو حقیقت میں بوجہ رشتہ داری یا بزرگی کے ضرور بہت ہوتے ہیں - لیکن حقیقی نطفہ کا باپ ایک ہوتا ہے - تو آیت کریمہ کا کوئی دوسری جگہ کھنڈن کیا ہے یا نہیں - اسی کھنڈن کو میں نے دریافت کیا ہے -

جوابات

جواب نمبر ۱ :- سوال کے پہلے حصہ میں اتنا تو آپ کو بھی تسلیم ہے - یعنی آپ کا یہ کہنا کہ "تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو - یہ تو محبت کے لئے بیٹوں کی طرح بتایا ہے" - قرآن کریم کے سورۃ مائدہ میں نحن ابناء اللہ واحباءہ کے فقرہ کو جو یہود اور نصاریٰ کی طرف سے منقول فرمایا گیا ہے اسمیں بھی ابناء یعنی بیٹوں کو نسبت کے طور پر بیٹا کہا گیا ہے - اور خدا نے اس کی تردید نہیں فرمائی کہ ابناء کا لفظ احباء کے معنوں میں استعمال کرنا ممنوع ہے - ہاں ابن کا لفظ خدا تعالیٰ کی الوہیت اور خدا کی شان میں شریک قرار دیکر استعمال کرنا ممنوع قرار دیا ہے - کیونکہ یہ شرک ہے - جیسا کہ یہود عزیر کو اور نصاریٰ مسیح کو الوہیت میں شریک قرار دے کر ابن اللہ کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔

آپ کا یہ قول کہ "لیکن اس آیت میں تو شرک اور پایا جاتا ہے" شرک تب بنتا کہ آیت موصوفہ کا مطلب یہود اور نصاریٰ والے مشرکانہ عقیدہ کے مطابق قرار دیا جائے - جب وہ شرک والی بات مراد ہی نہیں تو خدا میں باپوں کا شریک ہونا کیسے تسلیم ہو سکتا ہے ۔

آپ کا یہ قول کہ "باپ کے بیٹے تو بہت ہوتے ہیں لیکن بیٹوں کا باپ ایک ہی ہوتا ہے یا بہت ہوتے ہیں" آپ کی یہ بات بالکل درست ہے کہ باپ ایک ہی ہوتا ہے اور بیٹے بہت ہوتے ہیں اور یہی بات آیت میں بطور تشبیہ بیان کی گئی ہے کہ نطفہ کے لحاظ سے باپ صرف ایک ہی ہوتا ہے - تو اس صورت میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی غیرت کا مقام یاد دلانے کے لئے بتایا گیا کہ لوگو! جس طرح تم اپنا حقیقی باپ ایک ہی سمجھتے ہو - اس طرح اپنے خدا کو بھی ایک ہی سمجھو - اور جس طرح کوئی شخص تمہارے باپ کے ساتھ اس کی حقیقی شان ابوت میں کسی کو شریک ٹھہرائے تو تمہیں سخت غیرت آتی ہے کیونکہ اس سے تم اپنی ماں پر اور اپنے اوپر سخت حملہ سمجھتے ہو کہ گویا والدہ حرام کار اور بیٹا حرامی ٹھہرتا ہے - اسوجہ سے بیٹے میں اپنے باپ کی توحید یعنی ایک ہونے کی حیثیت کے متعلق فطری طور پر سخت غیرت جوش مارتی ہے انہی معنوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید اور اس کے متعلق مومنانہ غیرت کا مسئلہ بطور مثال باپ اور بیٹے کے رشتہ میں پیش کیا کہ جس طرح باپ کو بیٹا ایک اور واحد سمجھتا ہے - اسی طرح انسان کو چاہیئے کہ مجھے بھی ایک سمجھے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے - اور جس طرح باپ کے متعلق جوش غیرت دکھاتا ہے - اسی طرح کی غیرت میرے متعلق بھی دکھائے - اور اس طرح پر دوسرے لفظوں میں ہم باپ اور بیٹے کے لفظ کو واحد اور موحد کے معنوں میں بطور تمثیل ذکر کر سکتے ہیں - کیونکہ جب باپ کی حیثیت ایک اور واحد کی ہے اور بیٹے کی جو باپ کی توحید کا محافظ ہے - موحد کی حیثیت ہے تو ہم واحد کی حیثیت سے بطور تمثیل خدا تعالیٰ کو بھی باپ کہہ سکتے ہیں - اور موحد انسان کو جو خدا تعالیٰ کی توحید پر ایمان رکھتا ہے اسے بیٹا - اور پہلی کتابوں میں خدا تعالیٰ نے اپنے نبیوں اور رسولوں کی نسبت جو خدا کا بیٹا کہا اور اپنے تئیں باپ تو درحقیقت قدسی زبان کے محاورہ میں یہ تمثیل واحد اور موحد کے معنوں میں ہی تھی - یعنی واحد کی جگہ باپ اور موحد کی جگہ بیٹا ذکر کیا گیا - اور اس تمثیلی صرف الٰہی توحید کے مسئلہ کو باپ کی توحید کے رنگ میں پیش کر کے او اشد ذکرا فرما کر باپ والی توحید سے بھی غیرت کا مقام بڑھ کر پیش کیا - کیونکہ باپ مخلوق ہے اور خدا خالق ہے - اور مخلوق سے خالق اپنی شان میں بڑھ چڑھ کر مرتبہ رکھتا ہے - اس لئے خدا تعالیٰ کی توحید اور اس کے متعلق غیرت بھی باپ سے جو مخلوق ہے بڑھ کر دکھانا ضروری اور لازمی امر ہے - اور یہی وہ تمثیل ہے جو آیت موصوفہ کی روح رواں ہے - اور ایسا ہی تورات اور انجیل اور زبور وغیرہ کتب الہامیہ میں اس تمثیل کو بغرض اظہار مفہوم توحید بیان کیا گیا - جیسے ظاہر پرستوں نے اپنی سطحی درجہ کی فہمید سے کچھ کا کچھ سمجھ لیا - اور الفاظ کو ظاہر پر محمول کر کے اصل حقیقت سے دور کہیں کے کہیں نکل گئے - اور بجائے اسکے کہ خدا کی توحید کا اس تمثیل سے سبق سیکھتے اس تمثیل سے شرک پیدا کر لیا -

آپ کا یہ قول کہ "باپ ایک ہی ہوتا ہے یا بہت ہوتے ہیں" پھر اس سے شرکاء کی طرف آپ کا خیال گیا ہے جس کی بناء پر اعتراض کی صورت پیش کی گئی ہے - غالباً آپ کو یہ بات 'اباءکم' کے لفظ آباء سے جو اَب کی جمع ہے سوجھی ہے - چونکہ اَب نہیں بلکہ اسی جگہ 'اباء' جو جمع ہے اس کا استعمال ہوا ہے - اسلئے آپ نے یہ سمجھا کہ بہت سے باپوں سے خدا میں شرکاء کا وجود لازم آتا ہے - حالانکہ یہ جمع فاذکروا کے لحاظ سے ہے - جو خدا کے ذکر کے لئے مامور اور مخاطب ہیں - ان سب کو جو خدا کے ذکر کے لئے مخاطب ہیں اور مختلف لوگ ہیں اور مختلف باپوں کے بیٹے ہیں ان سب کے لئے اَب جو واحد کا صیغہ ہے وہ کیسے مناسب ہو سکتا ہے - مثلاً ہزاروں لاکھوں بلکہ کروڑوں مسلمان ہیں جو مختلف باپوں کے بیٹے ہیں کیا - ان سب کے لئے ایک باپ کا لفظ مناسب ہوگا یا 'اباء' کا لفظ جو جمع کا ہے - کیونکہ سب کے سب ایک باپ کے تو ہیں نہیں - بلکہ بہت سے باپوں سے تعلق رکھنے والے ہیں - پس 'اباء' کا لفظ جو جمع کا ہے آیت موصوفہ میں محل کلام کے لحاظ سے اسکا استعمال مناسب تھا -

آپ کا یہ کہنا کہ "آیت کریمہ کا کوئی دوسری جگہ کھنڈن کیا ہے یا نہیں ؟ اس کھنڈن کو میں نے دریافت کیا ہے" آیت کریمہ کے کھنڈن سے مراد آپ کی اگر آیت کی تردید نہیں بلکہ اسے آیات متشابہات سے قرار دے کر آیات محکمات کی موافقت میں ظاہر کرنا ہے تو اس کے لئے صدہا آیات قرآن کریم میں پائی جاتی ہیں چنانچہ سورۃ قل ھو اللہ میں ھو اللہ احد ۞ اللہ الصمد ۞ لم یلد ولم یولد ۞ ولم یکن لہ کفوا احد ۞ کے فقرات انہی معنوں میں ہیں - جن میں اللہ کو اپنی ذات اور صفات اور ہر مرتبہ الوہیت میں ایک قرار دیا گیا ہے - اسے صمد اور بے نیاز قرار دیا گیا ہے - یعنی وہ اپنی ہستی کے قیام میں کسی کے سہارے کا محتاج نہیں اور خود سب کا سہارا اور سب کائنات اس کے سہارے کی محتاج ہے - وہ حقیقی معنوں میں نہ کسی کا باپ ہے نہ بیٹا - نہ ہی کوئی اس کا ہمجنس ہے - اسیطرح الٰھکم الٰہ واحد اور لا الٰہ الا اللہ اور لا شریک لہ کے الفاظ میں محکمات کے طور پر اس کی توحید کو پیش کیا گیا ہے - پس آیت فاذکروا اللہ میں جو کچھ توحید کا مسئلہ بطور تمثیل اور متشابہات کے ذکر کیا گیا دوسرے مقامات پر محکمات سے اسے صفائی سے بیان فرمایا گیا ہے - لیکن اگر کھنڈن سے آپ کی مراد یہ ہے کہ باپ اور بیٹے کی مثال میں جو شبہ اور شائبہ شرک کے رنگ میں محسوس ہوتا تھا - اس کا کھنڈن اور تردید کسی جگہ کی گئی ہو - تو جیسا کہ قل ھو اللہ وغیرہ کے فقرات سے اوپر دکھایا گیا ہے قرآن کریم میں کئی بار کھنڈن کیا گیا ہے -

علاوہ اس کے آیت موصوفہ یعنی فاذکروا اللہ کذکرکم آباءکم او اشد ذکرا حج کے مسائل کا ذکر کرنے کے موقعہ پر بیان کی گئی ہے - اپنے محل کلام کے لحاظ سے ایک خاص معنی بھی رکھتی ہے اور وہ یہ کہ آباء سے اس جگہ مراد حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت ہاجرہؓ مراد ہیں اور آیت میں ان آباء کے ذکر سے اس طرف مسلمانوں کو توجہ دلائی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اسمٰعیل علیہ السلام اور ہاجرہ علیہما السلام کی قربانیوں کا ذکر کر کے لوگوں کو سنانا اور ان کے ذکر سے صرف اسی حد تک خوش ہونا نہیں چاہیئے - بلکہ اس سے زیادہ قربانیوں کے لئے عملی نمونہ بھی دکھانا چاہیئے جسطرح ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور ہاجرہ نے اپنی قربانیوں سے دکھایا - پس خدا کو یاد کرو - تو عملی قربانیوں سے ان اپنے آباء کے نمونہ پر قربانیاں کرنے سے نہ صرف باتوں اور قیل وقال سے - گویا مسلمانوں کو توجہ دلائی کہ جو باپ ہیں وہ قربانی سے ابراہیم کا نمونہ بنکر دکھائیں - اور جو بیٹے ہیں وہ قربانی سے اسمٰعیل کا نمونہ بنیں اور جو عورتیں ہیں وہ ہاجرہ کا نمونہ اپنی قربانیوں سے پیش کریں - یعنی ان آباء کی قربانیوں کا ذکر کرنے کے ساتھ ان کی قربانیوں کا نمونہ بھی اپنے عمل سے دکھلانے والے ہوں - ان معنوں کی رو سے خدا تعالیٰ کی توحید عملی قربانیوں کے آئینہ میں دکھلانے کے لئے سب مسلمان مردوں عورتوں کو دکھانے کا حکم دیا گیا

(غلام رسول راجیکی)

وصیتیں

نوٹ - وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے
سکرٹری مقبرہ بہشتی

نمبر ۸۹۰۷ منکہ شریفہ بیگم زوجہ چوہدری سلطان احمد صاحب قوم جٹ عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۹۹ شمالی ڈاکخانہ سرگودھا - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری جائیداد سوائے حق مہر کے اور کوئی جائیداد نہیں - حق مہر ۔/۴۰۰ روپے بذمہ خاوند اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی - میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو - اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - الامۃ : شریفہ بیگم موصیہ نشان انگوٹھا - گواہ شد - چوہدری سلطان احمد خاوند موصیہ - گواہ شد : - چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا -

نمبر ۸۸۸۷ منکہ مبارک احمد ولد چوہدری مرزا خان صاحب قوم جٹ شاہو - پیشہ زمینداری پیدائشی احمدی عمر ۲۰ سال ساکن چک ۸۶ شمالی سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری کوئی جائیداد اس وقت نہیں اس وقت والد صاحب کی طرف سے ۔/۱۰ ششماہی بطور جیب خرچ مجھے ملتے ہیں - اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں - آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا - اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا - اور میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی العبد - مبارک احمد موصی - گواہ شد - چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا - گواہ شد غلام احمد چک ۸۶ شمالی - گ . شد - مرزا خان والد موصی

نمبر ۸۸۷۵ منکہ عبد الغنی ولد چوہدری خورشید احمد صاحب قوم جٹ گوندل عمر ۲۰ سال پیشہ زمینداری پیدائشی احمدی ساکن چک ۹۹ شمالی سرگودھا - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری جائیداد کوئی نہیں - میری سالانہ آمدنی ۔/۱۲۰ روپے ہے - اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں - آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا - اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا - میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - العبد عبد الغنی چک ۹۹ شمالی موصی - گواہ شد

ہر احمدی کی زبردست خواہش

ہر احمدی کی زبردست خواہش ہے کہ اسے حضرت المصلح الموعود امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع - حضور ایدہ اللہ کے **ملفوظات - خطبات - ارشادات اور تازہ رویا - و کشوف و الہامات** بلا ناغہ پہنچتے رہیں - اس کی یہی صورت ہے کہ جن خریداران الفضل کے نام وی - پی بھیجے جا رہے ہیں - وہ انہیں وصول فرمالیں ورنہ **اخبار بند ہو جائے گا - اور وہ اس روحانی فائدہ سے محروم ہو جائیں گے** - دفتر کو جو مالی نقصان ہوگا - وہ اس کے علاوہ ہے -

(مینیجر)

باجازت امور عامہ

قادیان میں باموقع جائیداد

(۱) اس وقت میرے پاس مختلف محلہ جات میں نہایت باموقع سکنی قطعات ہیں جو احباب خریدنا چاہیں - مجھ سے

(۱) خط و کتابت کریں۔

(۲) نیز قطعات برائے دوکانات بھی قابل فروخت ہیں۔

(۳) چند باموقع مکانات مختلف محلہ جات میں قابل فروخت ہیں۔

(۴) جائیداد کی خرید و فروخت کے متعلق مجھ سے خط و کتابت کریں۔

خاکسار :- **قریشی محمد مطیع اللہ قریشی منزل دار العلوم - قادیان**

درخواست دعا

سیدنا امامنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور تمام صحابہ و صحابیات حضرت مسیح موعود علیہ السلام - اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ محترم جناب فضل وہاب ابوبکر صدیق صاحب بی اے آنرز انسپکٹر سنٹرل ایکسائز گنجام گورنمنٹ کی جانب سے بطور ٹریننگ کلکتہ جانے والے ہیں - اس کے بعد ان کا کہیں اور تبادلہ اور تقرر ہوگا - اس لئے ان کی ملازمت میں ترقی و برکت کامیابی اور موزوں آرام دہ جگہ تبادلہ کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

میاں موصوف سیٹھ خیر الدین احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لکھنؤ کے بڑے داماد ہیں -

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حب اٹھرا رجسٹرڈ

اٹھرا کا مجرب علاج

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں - ان کے لئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نائب طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے - حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے - اٹھرا کے مریضوں کو اس دوا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ اکٹھی منگوانے پر ۱۰ روپے عہ

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح اول رض

دواخانہ معین الصحت قادیان

لوکل احباب کو اطلاع

ایک طویل علالت کے بعد چند روز سے میں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کام شروع کر دیا ہے مگر چونکہ ابھی کلی طور پر صحت نہیں ہوئی اور کمزوری بھی ہے - اس لئے مقامی احباب صبح نو بجے سے بارہ بجے تک اپنی طبی ضروریات خرید سکتے ہیں - لیکن عام اشیاء جو بازار سے مل سکتی ہیں - ان کے لئے اگر کچھ عرصہ تک مجھے تکلیف نہ دیجائے تو بہتر ہوگا -

حکیم عبد العزیز خان حکیم حاذق مالک طبیہ عجائب گھر قادیان

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین کے اثرات بد کا شکار ہوئے بغیر اگر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں تو "شباکن" استعمال کریں - قیمت ۱۲ ٹکیہ فی قرص ۸ پچاس قرص ۱۳ ر ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

تارک افیون

:- مدک و چانڈو افیون کی تباہ کاریاں ظاہر ہیں - لوگ اس کو کی استعمال کرکے اپنی زندگی کو اپنے ہاتھوں ضائع کرتے ہیں - اور اپنی زندگی کی امنگوں کو یاس و حسرت سے بدلتے ہیں - غرضیکہ افیون کا استعمال ہر صورت میں برا ہے - اور افیون کھا کر اپنے روپے کو برباد کرتے ہیں - اس دوا کے استعمال سے افیم مدک چانڈو ہمیشہ کے لئے چھوٹ جائے گی - یہ نہایت مجرب دوا ہے - اس دوا سے نہ آنسو بہتے ہیں نہ ناک بہتی ہے - نہ جماہی آتی ہے - نہ پیٹ میں مروڑ ہوتا ہے - نہ ہاتھ پیر دل میں درد ہوتا ہے پانچ یوم میں چھوٹ جاتی ہے قیمت پانچ روپے محصول
پتہ :- مولوی حکیم ثابت علی (دبنج زبان) محمود نگر لکھنؤ

فوری ضرورت

جنرل سروس کمپنی قادیان کے لئے ایک لکھے پڑھے مددگار کارکن کی فوری ضرورت ہے لوکل احباب اور کارخانہ جات و دفاتر سے واقف دوست کو ترجیح دیجائیگی تنخواہ ۔/۲۵ روپے ماہوار امانت اور دیانت کی شخصی ضمانت دینی ضروری ہے - المشتہر

مینجر جنرل سروس کمپنی قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۴ اکتوبر۔ برطانیہ کی گودیوں کے مزدوروں کی ہڑتال کی وجہ سے سارے برطانیہ میں سامان خوراک کی تقسیم میں رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔ اس وقت ۴۳ ہزار مزدوروں نے ہڑتال کر رکھی ہے۔

بمبئی ۱۴ اکتوبر۔ بغداد کی ینگ انڈونیشین ایسوسی ایشن کے صدر نے ہندوستانیوں سے مدد کے لئے اپیل کرتے ہوئے کہا۔ کہ غلام قوموں کو ایک دوسرے کی جنگ آزادی میں پوری مدد دینی چاہیئے۔ صرف اتفاق اور یکجہتی ہی ہم کو سرمایہ دار اور سامراجیوں کے پنجے سے چھڑا سکتے ہیں۔

لکھنؤ ۱۴ اکتوبر۔ اس خبر کی تردید کر دی گئی ہے کہ مسٹر حسین بھائی لال جی مرکزی اسمبلی کے انتخابات میں مسٹر جناح کا مقابلہ کر رہے ہیں۔

لاہور ۱۴ اکتوبر۔ وزیر اعظم پنجاب نے ملک سر فیروز خاں نون کے خلاف ایک طویل بیان جاری کیا ہے۔ جس میں کہا ہے۔ کہ سر فیروز نے یہ دھمکی دی ہے۔ کہ اگر ایک حکومت جاگیریں اور عطیے دے۔ تو دوسری حکومت ان کو چھین بھی سکتی ہے۔ لیکن اگر یہ بات کبھی ممکن ہوئی۔ تو ایک مخالف پارٹی کو کوئی اس بات سے کس طرح روک سکے گا۔ کہ وہ سر فیروز کی جاگیروں کو بھی ضبط کرے۔ جو یونینسٹ پارٹی سے پہلے کی حکومت نے ان کو دی تھیں۔

سیگان ۱۴ اکتوبر۔ جنرل گریسی نے انامیوں کو مطلع کیا ہے۔ کہ انہوں نے اپنے وعدوں کو توڑ دیا ہے۔ اب وہ نتائج کے خود ذمہ دار ہوں گے۔

لنڈن ۱۴ اکتوبر۔ روہر کا مطالبہ صرف فرانسیسی ہی نہیں کر رہے۔ برطانیہ کو بھی اس فوجی اہمیت کے رقبے سے بہت دلچسپی ہے۔ "واشنگٹن پوسٹ" کے نامہ نگار کو ایک برطانوی فوجی افسر نے بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ برطانیہ روہر کے علاقہ کے ساتھ اقتصادی الحاق چاہتا ہے۔ اسی نامہ نگار نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ جرمنی میں مقیم برطانوی افسروں کی ایک کثیر تعداد اس خیال کی حامی ہے۔ کہ بالآخر برطانیہ کو روس کے خلاف جنگ کی تیاری کرنا پڑے گی۔

لنڈن ۱۴ اکتوبر۔ وزیر اعظم برطانیہ مسٹر کلیمنٹ اٹیلی نے پارلیمنٹ میں ایک بیان دیتے ہوئے اس امر کا انکشاف کیا۔ کہ یورپ کی دوسری جنگ عظیم میں ہلاک ہونے والے یا مستقل طور پر ناکارہ ہو جانے والے جرمنوں کی کل تعداد تقریباً ۴۳ لاکھ ہے۔ ایوان کے لیڈر مسٹر ہربرٹ موریسن نے ایوان کو مطلع کیا۔ کہ برطانوی بجٹ ۲۳ اکتوبر کو پارلیمنٹ میں پیش ہوگا۔

نیویارک ۱۴ اکتوبر۔ امریکہ کے بیس سرکردہ شہرہ آفاق لیڈروں نے ایک مشترکہ بیان میں اندیشہ ظاہر کیا ہے۔ کہ اگر قیام امن کے لئے کوئی مؤثر اقدامات نہ اٹھائے گئے۔ تو دنیا کو ایک خوفناک عالمگیر اٹیمک جنگ سے دوچار ہونا پڑے گا۔

لنڈن ۱۴ اکتوبر۔ پیرس ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہند چینی کے متعلق فرانس اور برطانیہ کے درمیان ایک معاہدہ ہو گیا ہے۔ جس کی رو سے برطانیہ ہند چینی کے سول معاملات میں مداخلت نہیں کرے گا۔ بلکہ فرانسیسی سول حکام کے توسط سے کام کرے گا۔

لنڈن۔ ۱۴ اکتوبر۔ فلسطین سے امریکن فوجوں کا اخراج شروع ہو گیا ہے۔ اور سوموار تک تمام امریکن فوجیں فلسطین خالی کر جائیں گی۔

طہران ۱۴ اکتوبر۔ ایران کی وزارت خارجہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ کسی ایرانی کو اس وقت تک حج کے لئے مکہ جانے کی اجازت نہ دی جائیگی۔ جب تک سعودی عرب گورنمنٹ اور ایران کے تعلقات کا فیصلہ نہیں ہو جاتا۔ پچھلے سال ایک ایرانی کا مکہ میں سر قلم کر دیا گیا تھا۔ ایرانی گورنمنٹ نے اس واقعہ کے خلاف ابن سعود سے پروٹسٹ کیا تھا۔ یہ بھی مطالبہ کیا گیا تھا کہ اس قتل کی تلافی کی جائے۔ ورنہ ایرانی گورنمنٹ کسی ایرانی کو حج پر جانے کے لئے پاسپورٹ نہ دیگی۔

نئی دہلی ۱۴ اکتوبر۔ محکمہ تار و ڈاکخانہ دو اہم تبدیلیاں کرنے کی تجویز کر رہا ہے۔ پہلی تجویز یہ ہے۔ کہ ٹیلیفون کا ماہوار اور دوسرے مقامات پر پیغام بھیجنے کے نرخوں میں کمی کی جائے۔ مثلاً ٹیلیفون کا کرایہ آٹھ روپے ماہوار اور ایک آنہ فی پیغام کر دیا جائیگا۔ نیز جہاں کہیں ڈاکخانہ ہو۔ وہیں پبلک ٹیلیفون لگا دیا جائے۔

لنڈن ۱۴ اکتوبر۔ اوکیناوا میں طوفان گرد و باراں سے بھاری نقصان ہوا ہے۔ کئی لاکھ ملین ڈالر کی جائیدادوں کے علاوہ ۱۰ لاکھ اشخاص بے گھر ہو گئے ہیں۔ ۲ سو ہسپتال سٹیشنوں کو خالی کرنا پڑا۔ بہت سے ہوائی جہاز طوفان میں اڑ کر تباہ ہو گئے۔

لاہور ۱۴ اکتوبر۔ سونا ۷۵/۱۲/۵ روپے۔ چاندی ۱۳۰/۸/- روپے۔ پونڈ ۵۲/۸/-

امرت سر ۱۴ اکتوبر۔ سونا ۷۵/۶/- روپے چاندی ۱۳۰/۸/- روپے۔ پونڈ ۵۲/۸/-

یروشلم ۱۴ اکتوبر۔ چونکہ امریکن فوجوں نے فلسطین سے نکل جانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس لئے برطانوی فوجی افسر اور پولیس حکام سوچ رہے ہیں۔ کہ اگر صورت حالات خراب ہو جائے۔ تو کیا تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔ احتیاطی تدابیر سخت کر دی گئی ہیں۔ تمام اہم مقامات پر موٹر لاریاں ٹھہرا کر ان کی تلاشی لی جاتی ہے۔

دہلی ۱۴ اکتوبر۔ گورنر جنرل نے مسٹر جسٹس عبدالرشید کی میعاد میں توسیع کر دی ہے۔ جسٹس عبدالرشید ۳۰ نومبر ۱۹۴۵ء تک چیف جسٹس سر آرتھر ہیرس کے قائم مقام کی حیثیت سے کام کریں گے۔

انقرہ ۱۴ اکتوبر۔ انقرہ آفیشل گزٹ نے وزارت (؟) کا ایک حکم شائع کیا ہے۔ کہ اگر دشمن کی چھاتہ سوار فوجیں ٹرکی میں اتر پڑیں۔ تو اس صورت میں ۱۶ سے ۶۰ سال تک کے تمام مرد اور ۲۰ سے ۴۰ سال تک کی تمام عورتوں کی لام بندی کے علاوہ بحری کمانڈ و ڈیفنس سروس بنائی جائے گی۔ لہذا تمام باشندوں کو تیار رہنا چاہیئے۔

پیرس ۱۴ اکتوبر۔ جنرل ڈیگال سے یہ پوچھے جانے پر کہ لاوال کے مقدمہ کی از سر نو سماعت ہوگی۔ کہا۔ کہ دوبارہ سماعت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ رپورٹ بھی ہے۔ کہ لاوال کو سزائے موت دیدی جائیگی۔

لنڈن ۱۴ اکتوبر۔ نیوز کرانیکل کا نامہ نگار مقیم ٹوکیو رقمطراز ہے۔ کہ جاپان کی ایک ہزار سال کی تاریخ میں پہلی بار ٹوکیو کے بازاروں میں شہنشاہ جاپان مردہ باد کے نعرے لگائے گئے۔ یہ لوگ شاہی محل کے بالمقابل کھڑے ہو گئے۔ اور شہنشاہ مردہ باد کے نعرے لگائے۔

لاہور ۱۴ اکتوبر۔ حکومت پنجاب نے انبالہ لدھیانہ۔ جالندھر۔ ہوشیارپور اور فیروزپور کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے پانچ لاکھ روپے کی رقم منظور کی ہے۔

برلن ۱۴ اکتوبر۔ اتحادی کنٹرول کمیشن نے یہ حکم جاری کر دیا ہے۔ کہ فربن انڈسٹریز کو ضبط کر لیا جائے۔ یہ تجارتی ادارہ تین صد فیکٹریوں پر مشتمل تھا۔ ان فیکٹریوں کا تمام سرمایہ بھی ضبط کر لیا جائے گا۔ یہ فیکٹریاں بطور تاوان جنگ منتقل کر دی جائیں گی۔

ٹوکیو ۱۴ اکتوبر۔ جنرل میکارتھر نے صاف طور پر جاپانی لیڈروں سے کہہ دیا ہے۔ اگر انہوں نے جاپان کی شہری اقتصادی سکیم پر عمل نہ کیا۔ تو جاپانی اس موسم سرما میں بوجہ سردی کا شکار ہو جائیں گے۔ جس کی ذمہ واری خود ان پر ہوگی۔

لنڈن ۱۴ اکتوبر۔ برطانوی گورنمنٹ نے فلسطین کے متعلق آئندہ بارہ ماہ کے لئے عربوں کے ساتھ معاہدہ کر لیا ہے۔ برطانیہ کا خیال ہے۔ کہ وہ اس عرصہ کے دوران میں فلسطین کے دیرینہ جھگڑے کا حل سوچ لیگا۔

دمشق ۱۴ اکتوبر۔ ہزاروں مسلمان نماز جمعہ کے بعد اللہ اکبر کے نعرے لگاتے ہوئے جلوس کی شکل میں نکلے۔ ان کے ہاتھ میں جھنڈے تھے۔ جن پر لکھا ہوا تھا۔ "ہم مر جائینگے۔ تاکہ فلسطین زندہ رہے۔ خدا ہماری امداد کرے گا۔" نماز جمعہ میں خطبوں کے دوران میں علماء نے اپنی تقریروں میں اس بات پر زور دیا۔ کہ اگر فلسطین عربوں کے ہاتھ سے نکل گیا۔ تو یہ بہت بڑا حادثہ ہوگا۔

ماسکو ۱۴ اکتوبر۔ روسی ٹریڈ یونین کا اخبار لکھتا ہے۔ کہ ایران میں ٹریڈ یونینسٹوں اور جمہوریت پسند عناصر کو تنگ کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ ایران کی رجعت پسند حکومت آزادی اور جمہوریت کی تحریک کو کچلنا چاہتی ہے۔ جنگ ختم ہونے کے باوجود مارشل لا جاری ہے۔ اور ایران کے کئی حصوں میں ابھی تک محاصرہ کی سی حالت ہے۔

راولپنڈی ۱۴ اکتوبر۔ آج وائسرائے ہند لارڈ ویول اور لیڈی ویول سری نگر سے ہوائی جہاز کے ذریعہ راولپنڈی پہنچ گئے۔

لنڈن ۱۴ اکتوبر۔ جاوا میں حالت اور بگڑ گئی۔ جاوا کے نیشنلسٹ لیڈروں نے ہالینڈ کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے۔ اور اعلان کیا ہے۔ کہ ڈچ گورنمنٹ نے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کی ہتک کی ہے۔

لنڈن ۱۴ اکتوبر۔ وزیر ہند نے ہندوستانی فوجوں کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ ۲۵ لاکھ ہندوستانیوں نے مختلف ممالک میں داد شجاعت دی۔ دہلی ۱۴ اکتوبر۔ ہندوستان کے کمانڈر انچیف نے ایک تقریر میں کہا۔ ہندوستانی فوجوں میں آہستہ آہستہ انگریز افسروں

[illegible] افسر لگائے جائینگے۔ مگر ابھی ایسے افسر نہیں ملتے۔ اور نہیں کہا جاسکتا۔ کہ کب تک مل سکیں گے۔